دکتور ضیاء الرحمٰن اعظمی اور ان کی کتاب: تعارف اور تجزیہ

Dr. Ziaur Rahman Azmi and his book: Introduction and analysis

Dr. Hafiz Hamid Ali Awan
Assistant Professor, Institute of Islamic studies
Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: hafizhamidali@gmail.com
Muhammad Nadeem
M.Phil Scholar, Institute of Islamic studies
Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: Mn76304@gmail.com

Abstract
Hadith as authentic, weak, or subject to further analysis, this classification represents not an act of ijtihad, but rather a result of meticulous research and takhrij. Dr. Ziaur Rahman Azmi elaborates on these reasons in his work, "Al-Mudhal." In this article, we aim to explore the reasons behind the discrepancies between Muhadditheen's rulings and elucidate the application of two seemingly contradictory yet authentic hadiths and Sheikh Azmi's stance. Classifying a hadith as authentic, weak, or subject to further analysis involves research and takhrij, rather than resulting from ijtihad. In light of this, differing opinions can arise, and we will delve into the various factors contributing to these differences in the subsequent discussion.

Keywords: Azmi, Al-Jami' Al-Kamal, Hadith Correction, Muhadditheen

اعظم گڑھ (انڈیا) کے مشہور کاروباری ہندو خاندان میں 1943ء کو پیدا ہونے والے بانکے رام جو کہ قبول اسلام کے بعد محمد ضیاء الرحمن اعظمی کے نام سے معروف ہوئے، آپ نے مولانا سید ابو الاعلی مودودی کی تالیف دین حق" کے مطالعہ کے نتیجہ میں 1959ء کو 16 سال کی عمر میں اسلام قبول آپ نے شبلی کالج اعظم گڑھ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ ام القریٰ مکہ سے ماسٹر کیا جبکہ دکتوراہ کی ڈگری جامعہ ازہر، مصر سے آپ نے حاصل کی۔ موصوف کو ابتداء سے ہی کتب بینی کا ذوق تھا البتہ جب اسلام قبول کیا تو دینیات کے مطالعہ نے علمی تشنگی کے ساتھ ساتھ روحانی جلا بھی بخش دی جس کی بدولت اعظمی صاحب اسلامی سکالر کی حیثیت سے نہ صرف ہندوستان میں معروف ہوئے بلکہ عرب دنیا میں بھی ایک نمایاں مقام پیدا کیا جس کی بدولت جامعہ اسلامیہ المدینۃ المنورۃ جیسی عظیم علمی و دینی درسگاہ میں بطور پروفیسر تدریسی فرائض سر انجام دیتے رہے، آپ نے تدریسی خدمات کے علاوہ دعوتی میدان میں بھی خدمات سر انجام دیں۔ مسجد نبوی میں ایک عرصہ صحیحین کا درس دینے کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے، تصنیفی و تالیفی میدان میں بھی عمدہ اور مستند معلومات پر مبنی کتب کو رقم فرما کر اپنے لئے صدقہ جاریہ بنایا آپ نے 30

جولائی 2020ء کو مدینہ منورہ میں ظہر کے بوقت وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔"الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل" آپ کی پندرہ سالہ محنت کا ثمر ہے جس میں آپ نے صحیح احادیث کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے۔

پیدائش:

"اعظمی صاحب 1943ء میں ہندوستان کے صوبے یو-پی کے ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے"(1)

مصنف "الجامع الکامل" کا نام:

مصنف "الجامع الکامل" جو کہ ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اس وجہ سے والدین نے ان کا نام بانکے رام رکھا۔(2)

والدین کا پیشہ:

مصنف "الجامع الکامل" کے والد صاحب کے آباد اجداد کا تعلق دھوبی پیشہ سے تھا مگر آپ کے والد نے یہ پیشہ اختیار نہیں کیا بلکہ ان کے والد کا زیادہ میلان تجارت اور کاروبار کی طرف تھا اور اس طرح مصنف "الجامع الکامل" کے والد ایک کاروباری شخصیت تھے اور ان کا کاروبار اتر پردیش UP سے کلکتہ (مغربی بنگال) تک پھیلا ہوا تھا۔(3)

مصنف "الجامع الکامل" کی والدہ محترمہ ایک گھریلو خاتون تھی جو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت گزارتی تھی۔

والدین کا عقیدہ:

مصنف "الجامع الکامل" کے والدین عقیدہ کے لحاظ سے "آریہ ہندو" تھے اور ہندوانہ رسم و رواج کے مکمل قائل تھے۔

مسلم خاندان کا تذکرہ:

صاحب "جامع الکامل" کی دوسری اہلیہ مولانا عبد الجلیل فیصل ندوی رحمہ اللہ بن مولانا عبید الرّحمان عمرو نوری کی صاحبزادی ہیں۔ یہ رشتہ مولانا عبدالغفار حسن کے ہاتھوں انجام پایا اور مولانا عبد الغفار حسن ضیاء الرّحمان اعظمی صاحب کے مدینہ میں استاد تھے اور مولانا فیصل ندوی رشتہ میں عبد الغفار حسن کے چچا ہیں۔ گویا استاد نے اپنی بھتیجی سے رشتہ کروایا جن سے ایک بیٹی اور تین بیٹے تھیں۔ اعظمی صاحب کی بیٹی پاکستانی عالم دین صہیب احمد میر محمدی کی اہلیہ کی بھابھی ہیں۔(4)

مصنف "الجامع الکامل" کی ابتدائی زندگی:

اعظمی صاحب نے پیدا ہونے کے بعد انتہائی خوش و خرم زندگی گزاری تھی والد چونکہ ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ دنیا کی ہر سہولت مسیر تھی۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مڈل سکول سے ہی حاصل کی۔ اچھے نمبروں سے آٹھویں کا امتحان پاس کیا۔ اعظمی صاب کی فرمائش پر گھر میں ہر قسم کی ڈش تیار ہوتی تھی۔ اعظمی صاحب اور ان کی تمام بہنوں نے انتہائی پر مسرت بچپن گزارا۔ گاؤں میں ایک حلوائی کی دکان تھی اور دکان دار کو یہ والد گرامی کی طرف سے حکم تھا بچے جب چاہیں یہاں سے مٹھائی لے جاسکتے ہیں اور والد گرامی جب کلکتہ سے واپس گھر آئے تو حلوائی کا تمام بقایاجات اور قرض ادا کر دیتے تھے۔(5)

المختصر اعظمی صاحب نے اپنا بچپن بہت آسوگی اور سہولیات سے گزارا تھا۔ مصنف کے لیے میٹرک کی پڑھائی کیلئے شہر میں انتظام کیا گیا۔ گاؤں کے دوسرے بچے پیدل شہر جا کر تعلیم حاصل کرتے اور مصنف "الجامع الکامل" کیلئے ان کے والد نے شہر کے اندر ہی پڑھائی اور رہائش کا انتظام کر دیا تاکہ اعظمی صاحب کو روزانہ آنے جانے کی تکلیف نہ ہو۔

مشاغل اور غیر نصابی سرگرمیاں:

مصنف صاحب کو شروع ہی سے کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ اپنے فارغ اوقات میں کتابوں کا مطالعہ کرتے اور اسی طرح سکول دور ہی سے مضامین لکھنے کا بھی شوق تھا۔ لہٰذا مصنف اپنے فارغ اوقات میں کتا میں پڑھنے اور دوسرے مضامین لکھنے میں وقت گزارتے۔

مؤلف "الجامع الکامل" کی ہندوستان میں دینی تعلیم کی تفصیل:

سولہ برس کی عمر ہوئی تو انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ اسی دوران مولانا مودودی کی کتاب "دین حق "جو ہندی میں مترجم تھی پڑھی۔ اس کے علاوہ دوسری اسلامی کتب بھی مودودی صاحب کی پڑھیں اور قرآن مجید کو بھی ہندی ترجمہ کے ساتھ پورا پڑھا۔ اس کے بعد آپ پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے اور اپنا علاقہ چھوڑ کر جنوبی ہند کے صوبے مدراس میں مشہور دینی درس گاہ دار السلام میں داخل ہوئے۔ 1966ء میں انہوں نے مدرسہ دار السلام سے سند فراغت حاصل کی۔"(7)

اساتذہ کرام

1. شیخ الحدیث مولانا عبد الواحد عمری رحمانی پیار میٹی رحمہ اللہ
2. شیخ عبد السبحان بن محمد نعمان الا عظمی رحمۃ اللہ علیہ
3. شیخ الحدیث مولانا ظہیر الدین رحمانی مبارکپوری

4. شیخ التفسیر مولانا عبد الکبیر عمری رحمہ اللہ۔
5. مولانا ابو البیان عبد الرحمان حماد عمری رحمہ اللہ۔
6. مولانا خلیل الرحمان عمری احمد اللہ
7. مولانا حفیظ الرّحمان اعظمی مدنی رحمہ اللہ
8. غضنفر حسین شاکر نائکلی رحمہ اللہ
9. مولانا سید امین صاحب عمری رحمہ اللہ (مولانا سید عبد الکبیر کے بھائی)
10. مولانا عبد الواجد رحمہ اللہ
11. مولانا سید امین صاحب عمری (فرزند اولین ناظم جامعہ مولانا فضل اللہ)
12. مولانا عطاء اللہ سلفی
13. مولانا احمد اللہ خان عمری
14. قاری عبید اللہ عمری

ان اساتذہ کے علاوہ مصنف الجامع الکامل نے عبید اللہ محدث رحمانی ،علامہ حماد بن محمد انصاری ،مولانا عبد الرؤف محدث رحمانی اور مولانا عبد الغفار حسن رحمانی وغیرہ سے اجازت حدیث حاصل کی۔(8)

مصنف الجامع الکامل بطور شاگرد:

شیخ عبد اللہ مشتاق لکھتے ہیں کہ:

مصنف الجامع الکامل اپنے تمام اساتذہ کرام کی تہہ دل سے عزت و توقیر کرتے اور مولانا عبد الکبیر رحمہ اللہ کو تو اپنے والد کی طرح عزیز رکھتے ہے۔ ایک ایسا شاگرد جو عالمی شہرت یافتہ ہو، علم کا سمندر، جتنا زیادہ علم اتنا زیادہ گمنام غالبا 2001ء میں عبد الکبیر رحمہ اللہ عمرہ کیلئے تشریف لائے۔ مدینہ میں کسی ہوٹل میں رہائش پزیر ہوئے مصنف "الجامع الکامل" روزانہ اپنے استاذ سے ملنے ہوٹل آتے اور کبھی استاد کو اپنے ساتھ گھر پر لے جاتے خصوصی دعوت کا اہتمام کرتے۔ رخصتی کے وقت شیخ اپنے استاد کو الوداع کہنے آتے اور کافی دیر تک استاد کو گاڑی سوار کر کے ان کی گاڑی چلنے کے انتظار میں ادب سے کھڑے رہتے۔ 2003ء میں پھر استاد عبد الکبیر رحمہ اللہ حج کیلئے مکہ پاک آئے تو استاد کے ساتھ خاندان کے کافی افراد تھے۔ مصنف نے کئی دفعہ ان تمام مہمانوں کی دعوت بھی کی اور روزانہ عشاء کے بعد اپنے استاد سے ملنے ان کے ہوٹل آتے ایک دن کھجور لے کر اپنے استاد عبد الکبیر کے پاس آئے اور کہا استاد یہ میرے گھر کے آنگن میں کھجور کا پودا لگا ہوا ہے وہاں سے تازہ کھجور آپ کے لئے توڑ کر لایا ہوں۔ ایک دن مصنف "الجامع الکامل" اپنے ہاتھ میں چند اوراق لے کر آئے اور کہا شیخ حدیث پر یہ میرا کام کا یہ نمونہ ہے اور میں نے تمام صحیح

احادیث اس میں جمع کی ہیں۔ جس کا آپ نے طالب علمی زمانہ میں کلاس کو یہ کام کرنے کا کہا تھا میں نے یہ مکمل کیا۔ آپ اس پر پیش لفظ لکھ دیں۔ عبدالکبیر حنفی مسلک کے تھے۔ ابو البیان حماد مسلکی اہلحدیث مگر فکر جماعت اسلامی، مصنف سلفی اہلحدیث مختلف مسلک کے باوجود استاد کا احترام دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا"(9)

تحریک اسلامی میں شمولیت:

1959ء میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے واپس اپنے گاؤں آئے تو ایک صاحب نے ان کو سید ابو الاعلیٰ مودودی کی کتاب دین حق دی جو ہندی زبان میں ترجمہ شدہ تھی کیونکہ مصنف کو اردو یا عربی نہیں آتی تھی صرف ہندی یا انگریزی پر کچھ دسترس تھی۔ سب سے اہم بات کہ مصنف کو کتابیں پڑھنے کا انتہائی شوق تھا سو انہوں نے اس کتاب یعنی ددین حق کو خوش اسلوبی اور بڑے اہتمام کے ساتھ پڑھا۔ اس کتاب نے مصنف کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ فرماتے ہیں مجھے محسوس ہوا کہ میں اب تک زندگی کے اندھیروں میں گزر بسر کر تا رہا ہوں کتاب پڑھنے سے یہ اندھیرے روشنی میں تبدیل ہوتے گئے۔ اسی روشنی نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی۔(10)

ہندو مذہب میں پس منظر:

مصنف نے باقاعدہ ہندو مذہب کی باقاعدہ تعلیم تو حاصل نہیں کی مگر ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے اور ارد گرد شدید ہندو ماحول میں پرورش پائی جس کی وجہ سے ہندو مذہب کے لیے دوسرے مذاہب کے ساتھ شدید غم و غصہ رکھتے تھے۔ انتہائی عصبیت تھی۔ اپنے ہندو مذہب کے علاوہ کسی مذہب کو مصنف درست نہ سمجھتے تھے۔ اسلام کے مطالعے کے دوران قرآن کی ایک آیت مبارکہ نے مصنف کی دنیا میں تبدیل کر دی۔ آیت مبارکہ:

ان الدین عند اللہ الاسلام(11)

"یعنی صرف اسلام ہی دین حق ہے"

اس آیت مبارکہ کے ترجمہ و تفسیر کو سمجھنے کے بعد دوبارہ ہندو مذھب کو غور سے پڑھا اور سمجھنے کی کوشش کی۔ ہندو مذہب کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے اپنے کالج کے ایک لیکچرار سے رابطہ کیا جو سنسکرت کے ماہر تھے اور وہ لیکچرار گیتا اور ویدوں کے بہت بڑے عالم تھے لیکن وہ استاد مصنف کو مطمئن نہ کر سکے اصل بات تو یہ ہے کہ ہندو مذہبی کتابوں میں اطمینان قلب کا سرے سے سامان بھی موجود نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہندو نوجوان طبقے میں ہندوانہ عجیب و غریب رسومات اور دیومالائی تصورات کے متعلق سخت بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔

اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ:

بعض خدشات میرے دل میں تھے جن کی وجہ سے میں قبول اسلام میں ہچکچا رہا تھا۔ سب سے زیادہ پریشانی یہ تھی کہ دوسرے اہل خاندان کے ساتھ کیسے نباہ کر سکوں گا۔ خصوصی طور پر چھوٹی بہنوں کے متعلق زیادہ

فکر مند تھا کہ ساری زندگی میں چھوٹی پانچ بہنوں کے ساتھ پیار محبت سے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہے قبول اسلام کے بعد میں اپنی تمام خواہشوں کے ساتھ ساتھ والدین اور خاص طور پر چھوٹی بہنوں کی جدائی کیسے برداشت کروں گا۔ یہ عوامل مجھے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ بنے ہوتے تھے۔

قرآن کریم کی کس آیت نے مصنف کو فوری اسلام قبول کروایا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ درس قرآن کے دوران ایک واقعہ پیش آیا جس نے مجھے تمام نتائج کی پرواہ کئے بغیر فوراً اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا۔

واقعہ یہ پیش آیا کہ استاد محترم نے قرآن حکیم کا درس دیتے ہوئے سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 41 تلاوت کی۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخذوا مِن دُونِ الله اولياء كَمَثَلِ العنكبوتِ اتَّخَذَت بَيتاً وانَّ اَوہنَ البُيُوتِ لَبَيتُ العنكبوتِ لَو كانوا يَعلَمُونَ۔(12)

"ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا حمایتی بنا رکھے ہیں مکڑی کی سی مثال ہے جس نے گھر بنایا اور بے شک سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہے کاش وہ جانتے"

مصنف فرماتے ہیں: پھر استاد محترم نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے علاوہ دوسرے تمام سہارے مکڑی کے جالے کی طرح کمزور اور بے بنیاد ہوتے ہیں۔ اس آیات مبارکہ کی تشریح دل میں گھر کر گئی اور مجھے اندر سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں نے دنیاوی تمام سہاروں کو چھوڑ کر اللہ کے سہارے کو پکڑنے کا فیصلہ کر لیا اسی مجلس میں میں نے استاد محترم سے عرض کی کہ میں فوراً اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں سو استاد محترم کے سامنے میں نے اسلام قبول کیا کلمہ طیبہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

مسلمان ہونے کے بعد پہلا کام:

مصنف "الجامع الکامل" رحمۃ اللہ علیہ جب مسلمان ہو گئے تو اس کے فوراً بعد انہوں نے اپنے ہی استاد محترم سے نماز سے متعلق کوئی مناسب کتاب مانگی تو استاد محترم نے بڑی شفقت کے ساتھ ادارہ "الحسنات" رام پور کی آسانی ہندی زبان میں شائع کردہ کتاب "نماز کیسے پڑھیں" دی جس کتاب کو مصنف نے چند گھنٹوں کے اندر اندر یاد کر کے نماز سیکھ لی اور مصنف مغرب کے قریب دوبارہ استاد محترم کے پاس پہنچے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا اور مغرب کی نماز اسی استاد کی اقتداء میں ادا کی۔ مصنف فرماتے ہیں کہ یہ میری زندگی کی پہلی نماز تھی جس کو میں کبھی بھی بھول نہیں سکوں گا"(13)

مصائب کا دور:

اعظم گڑھ میں رشتہ دار کا لڑکا جو میرا دوست اور میرا ہمزاد تھا پہلے اس نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ اس نے کہا کہ مسلمان ہونے کے بعد والدین اور تمام عزیز واقارب سے کٹ جاؤ گے لہٰذا واپس اپنے مذہب پر پلٹ آؤ تمہارے لئے یہی اچھا ہو گا جب وہ مجھے سمجھا سمجھا کر تھک گیا نہ مانا تو پھر اس نے اعظم گڑھ سے والد صاحب کو کلکتہ خط لکھ دیا کہ جلد از جلد اعظم گڑھ پہنچیں ورنہ لڑکا ہاتھ سے نکل جائے گا۔(14)

اہل خانہ کی خوشی:

اعظمی صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کی بات پر سر تسلیم خم کرنے اور اسلام کے کسی حکم پر عمل نہ کرنے کا وعدہ کرنے پر اہل خانہ اور باقی تمام رشتہ دار عزیز واقارب انتہائی خوش ہوئے اور میرے اس عمل پر لوگوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اور خوب خوشی کا اظہار کیا گیا۔ بھنگڑے ڈالے گئے والدین کو مبارکباد پیش کی گئی۔(15)

ہندو تنظیم کے سپرد کیا جانا:

جب والد محترم سے یہ بات سمجھی کہ بانکے رام یعنی مصنف کو اسلام سے باز رکھنا میرے بس کی بات نہیں ہے تو والد محترم نے مجھے ایک ہندوؤں کی تنظیم کے حوالے کرنے کا عہد کیا جو تنظیم مسلمانوں کے سخت خلاف تھی۔ اب میرے امتحان کا کڑ وا وقت شروع ہو گیا تھا جو نہ ختم ہونے والا کڑوا اور مشکل وقت تھا۔ اللہ کی مدد اور اسکی دی ہوئی استقامت کے نتیجے میں میں نے حالات کا مقابلہ کیا۔ اللہ کی نصرت شامل حال نہ ہوئی تو مجھے کبھی اس دین پر استقامت نہ ملتی"(16)

مدرسہ دارالسلام عمر آباد میں آمد:

مصنف فرماتے ہیں اس جگہ سے ہجرت کر کے میں ایک ہزار میل دور ایک قدیم اور عظیم درسگاہ دار السلام عمر آباد پہنچا۔ دار السلام مدرسہ جنوبی بھارت کے صوبے مدراس میں واقع ہے۔ دارالسلام کے منتظمین مجھے پہلے سے جانتے تھے میرے وہاں پہنچنے پر میرا استقبال کیا گیا اور مجھے عزت بخشی گئی اور سر آنکھوں پر بٹھایا گیا۔ مصنف نے اس جگہ پہنچ کر سکھ کا سانس لیا اور یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے میں مگن ہو گئے تھے۔(17)

گاؤں میں عید کا خطبہ اور لوگوں کا رش:

مصنف فرماتے ہیں کہ میں سالانہ چھٹیوں میں گاؤں گیا تھا اور رمضان المبارک کے ایام تھے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری وساری تھا۔ رمضان المبارک کو اختتام ہونے والا تھا۔ مصنف فرماتے ہیں کہ عید کا چاند نظر آنے کے بعد گاؤں والوں نے اعلان کر دیا کہ اس مرتبہ عید الفطر کی نماز اور خطبہ شیخ اعظمی صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ اس اعلان

کے بعد لوگوں کی حیرت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ نماز عید کے لیے بے شمار لوگ جو مسلمان تھے عید ادا کرنے کے لیے تشریف لے آئے۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو لوگ بھی کثیر تعداد میں عید گاہ کے باہر موجود تھے جو عید کی نماز کے بعد میرا عید کا خطبہ سننے کیلئے بے تاب تھے"(18)

والدین سے ملاقات کا عظیم واقعہ:

مصنف فرماتے ہیں کہ والدہ نے روتے ہوئے مجھے گلے لگایا اور دیر تک روتی رہی اور مجھے لاڈ پیار اور بوسے لیتی رہیں اور میرے والد خاموش کھڑے یہ منظر دیکھتے رہے انہوں نے کچھ نہ کہا۔

یہ والدین سے پانچ سال بعد پہلی ملاقات تھی جو تاریخی تھی اس کے بعد مصنف فرماتے ہیں کہ حسب توفیق میں والدین کی خدمت کرتا رہا اور ان سے ملنے آتا رہا۔ اس کے بعد والدین کے رویے میں خاصی تبدیلی آچکی تھی مگر وہ قبول اسلام نہ کر سکے کافی کوشش کی مگر اللہ کی طرف سے ان کے اسلام قبول قسمت میں نہ تھا"(19)

مدینہ یونیورسٹی سے فراغت پر ایک عظیم فیصلہ:

مصنف فرماتے ہیں جو لوگ مدینہ یونیوسٹی کے فارغ التحصیل ہو جاتے اس دور میں ان کو دوسرے دور دراز ممالک میں داعی کے طور پر بھیجا جاتا اور ان کے بھاری وظیفے مقرر ہوتے اور چونکہ میں بھی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل ہوا تھا میرے لیے بیرونی ممالک کی آفر کی گئی اور بھاری بھر کم وظیفے کا بتلایا گیا مگر وہ دور دراز کے ممالک اور قیمتی وظیفے کو شکریہ کے ساتھ انکار کرتے ہوئے آگے پڑھنے کا فیصلہ کیا۔

ماسٹر میں تحقیقی مقالہ:

مصنف فرماتے ہیں کہ اس یونیورسٹی میں میرا ایم اے کا تحقیقی مقالہ حضرت ابوہریرہ پر تھا۔ مصنف فرماتے ہیں کہ مقالہ کا عنوان حضرت ابو ہریرہ کی روایت کردہ احادیث کی نوعیت اور حیثیت کے متعلق تھا یعنی "ابوہريره في ضوءِ مروياته في جمال شواہد و انفراده "اور میں نے اس امتحان کو بھی احسن انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچایا اور امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔(20)

جامعہ ازہر القاہرہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی:

مصنف رابطہ عالم اسلامی کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کی سب سے بڑی اور قدیم یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور اس ڈگری میں ان کا مقالہ کا عنوان "اقضية الرسول الله" تھا اس طرح بانکے رام سے مصنف مدینہ پھر مکہ کی یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرتے ہوئے دنیا کی سب سے اہم ڈگری PHD حاصل کی اور کثیر تعداد میں تصانیف کیں جس کی تفصیل آگے آرہی ہے جس سے احادیث کی تصانیف کثیر تعداد میں کرنے کی وجہ سے محدث مدینہ کا لقب حاصل کیا"(21)

"کتاب "الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل" کا مختصر تعارف:

"کتاب کا مکمل نام"الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل" ہے یہ نہایت عمدہ کاوش ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے انجام دی ہے۔ احادیث مصطفی علیہ السلام کا یہ وہ عدیم النظیر مجموعہ ہے جو مکمل طور پر صحیح احادیث پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ عنوان کتاب سے واضح ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کتاب کی ترتیب میں تقریباً بیس سال کا طویل عرصہ صرف کیا ہے۔ شیخ گرامی نے احادیث کی مختلف کتابوں سے چھان بین اور تحقیق و تفتیش کر کے صحیح احادیث کا یہ مجموعہ تیار کیا ہے۔ کتاب کا موضوع فقہی ابواب کی ترتیب پر صحیح ترین احادیث کا مجموعہ ہے۔

کتاب کا آغاز لائق مصنف نے "کتاب الوحی" سے کیا ہے۔ اس کے بعد ایمان، علم، طہارت، غسل، حیض ، تیمم نماز کی سلسلہ وار کتابیں ہیں اور آخری کتاب جنت اور جہنم کی صفت کے بارے میں ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 12 جلدوں پر مشتمل تھا جو 1437ھ میں معروف عالمی ادارہ مکتبہ دار السلام الریاض نے شائع کیا تھا۔ حدیث مصطفیٰ علیہ السلام کا یہ عظیم موسوعہ ہے جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن ہمارے دوست شیخ ابن بشیر الحسینوی نے اپنے ادارے "دار ابن بشیر" پاکستان سے شائع کیا ہے۔ جو 19 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں 67 کتابیں (مرکزی عناوین) 5605 ابواب (ذیلی عناوین اور کل 16546 صحیح احادیث ہیں۔ امام بخاری کی رفیع المرتبت کتاب "الجامع الصحیح" میں دار السلام کے طبع شدہ نسخے کے مطابق سات ہزار دو سو تریسٹھ (7263) صحیح احادیث ہیں جو حدیث کا صحیح ترین مجموعہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب "الجامع الکامل" کو امام بخاری کی کتاب کا تکملہ قرار دیا جائے تو بے جانہ ہو گا۔ فاضل جو مصنف نے یہ کتاب فقہی ترتیب پر تحریر کی ہے۔ شعبہ ہائے زندگی کے تمام مسائل کا اس میں حل موجود ہے۔ کتاب کے آغاز میں "المدخل إلى الجامع الكامل " کے نام سے لائق مصنف کا مفصل مقدمہ ہے جس کے آغاز میں شیخ محترم کی بعض تالیفات کا تعارف، ثبت، اسانید اور اجازات شامل ہیں۔ بعد ازاں انھوں نے تدوین حدیث کا آغاز و ارتقاء مراحل و ادوار، نامور محدثین کرام اور ان کی کتابوں کا تعارف و مناہج، اصول حدیث کی اہم مباحث اور "الجامع الکامل" کی خصوصیات، اسباب و منہج کا عمدہ تذکرہ کیا ہے۔ یہ مقدمہ انتہائی وقیع اور نہایت اہم ہے جو ہر طالب علم حدیث کیلئے یکساں مفید ہے"(22)

مختلف جدید علماء کرام کے "الجامع الکامل" کے متعلق تاثرات:

ابن بشیر کے تاثرات:

"الجامع الکامل" 19 جلدوں پر مشتمل ہے۔ طبع دار ابن بشیر حسین خان والا ہتھاڑ، قصور و مکتبہ بیت السلام لاہور، پاکستان۔ اللہ رب العزت کروڑوں رحمتیں نازل کرے ان لوگوں پر جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن و حدیث ہے

انہی خوش قسمت لوگوں میں سے ہمارے ممدوح امت مسلمہ کے محسن الاستاذ المحقق المحدث الدکتور عبداللہ الاعظمی المعروف بالضیاء ہیں۔ جنہوں نے 19 جلدوں پر مشتمل کتاب (الجامع الکامل) تالیف فرما کر کتب حدیث میں بے مثال اضافہ فرمادیا یہ صرف کہنے کو حدیث پر ایک کتاب ہی نہیں بلکہ اسم بامسمیٰ ہے اور اشمل الكتب بعد كتاب الله الجامع الكامل کے درجہ کی حامل ہے۔ کتاب کے نام پر غور فرمائیں تو کتاب کا منہج معلوم ہو جاتا ہے۔ (الجامع) تمام صحیح احادیث کو جمع کرنے والی ہے۔ ایسی کتاب تاریخ اسلام میں نہیں ملتی، منتشر صحیح احادیث ایک جگہ فقہی ترتیب سے صرف "الجامع الکامل" میں ملیں گی۔ اس لحاظ سے یہ واقعتاً الجامع ہے۔ (الکامل) حدیث کی تمام اقسام کو جمع کرنے میں کامل ہے خواہ وہ حدیث قولی ہو، فعلی یا تقریری اور وہ صحیح حدیث کسی بھی کتاب میں باسند صحیح ہو وہ آپ کو الجامع الکامل میں ملے گی۔ نیز اس لحاظ سے بھی کامل ہے کہ اس مبارک کتاب میں دین اسلام کے ہر مسئلہ کے متعلق قرآن وحدیث کے تمام دلائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ان شاءاللہ۔

(فی الحدیث) صرف مرفوع احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اقوال صحابہ و تابعین وغیرہ سے کلی اجتناب کیا گیا ہے۔ تمام دین قرآن وحدیث کی صورت میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ والحمدللہ

(الصحیح) صرف صحیح احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔اتبعوا ما انزل الیکم میں ربکم(23) کی عملی تصویر یہ کتاب ہے۔

(الشامل) مصنف کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کسی صحیح حدیث کو چھوڑا نہیں، ہر ہر صحیح حدیث کو اس میں جمع کیا گیا ہے خواہ وہ کہاں بھی ہو۔ (24)

عظیم محقق شیخ عزیز شمس (مکہ مکرمہ):

"الجامع الکامل" کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ بہت مفید کتاب ہے۔ بہت مفید کتاب ہے۔ شیخ اعظمی صاحب نے تمام صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

محدث شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ:

میں نے "الجامع الکامل" کے متعلق میں نے سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ بہت اچھا کام ہے بہت اچھا کام ہے بہت اچھا کام ہے۔ میں بھی اس سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ نیز فرمانے لگے جب بھی مجھے کوئی حدیث دیکھنی ہوتی ہے تمام کتب کو دیکھنے کی بجائے "الجامع الکامل" کو دیکھتا ہوں مجھے مطلوبہ حدیث فوراً مل جاتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک:

اس کتاب پر اپنے ایک لیکچر میں بہت عمدہ تبصرہ کیا اس میں انہوں نے کہا: اس طرح کی کتاب چودہ سو سال میں نہیں لکھی گئی اور قرآن مجید کے بعد صحیح احادیث پر مشتمل کتاب "الجامع الکامل" ہے۔

یاسر اسعد (انڈیا):

ماشاء اللہ بہت عظیم کام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف محترم کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

مؤرخ اہل حدیث اسحاق بھٹی کی رائے:

یہ نہایت اہم کام ہے، جس کو ڈاکٹر اعظمی صاحب نے مرکز توجہ ٹھہرایا۔ احادیث کا وہ عدیم المثال مجموعہ جو پورے کا پورا صحیح احادیث پر مشتمل ہے۔ یہ بے حد محنت طلب کام ہے۔ جس کی تکمیل کا انہوں نے عزم کیا۔ بے شمار کتب حدیث موجود ہیں جن میں لاتعداد احادیث درج ہیں۔ ان کتابوں سے چھان بین کر کے صحیح احادیث جمع کرنا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ شب و روز کی مسلسل جہد سے انھوں نے یہ خدمت سر انجام دی۔ 2001ء کے آس پاس انھوں نے اس کام کا آغاز کیا۔ میں نے 19 اگست 2013ء کو ڈاکٹر اعظمی صاحب سے مدینہ منورہ ٹیلی فون کر کے دریافت کیا کہ یہ کتاب اب کس منزل میں ہے تو انھوں نے فرمایا کہ کتاب مکمل ہو گئی ہے اور بائیس (فقہی ایڈیشن انیس) جلدوں پر مشتمل پر ہے۔ بیس جلدیں کمپوزنگ کے مرحلے سے گزر چکی ہیں۔ کتاب تقریباً پندرہ ہزار (حتمی ایڈیشن میں 14000 احادیث ہیں) صحیح احادیث احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کتاب کی تکمیل پر میں نے ڈاکٹر اعظمی صاحب کو مبارکباد دی اور یہ درجہ غایت مسرت ہوئی کہ تنہا ایک شخص نے اتنا عظیم الشان کام کیا۔ حضرت امام بخاری نے سات ہزار دو سو بچھتر صحیح احادیث درج فرمائی ہیں۔ جنھیں ہم اصل اور بنیادی کتاب قرار دیتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اعظمی صاحب کی کتاب "الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل" کو اس کے تکملہ سے تعبیر کرنا چاہیئے۔ اب اس خاک نشین کے خیال میں کہا جا سکتا ہے کہ مختلف کتب احادیث میں منقول تمام صحیح احادیث ایک ہی کتاب "الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل" میں درج کر دی گئی ہیں اور بائیس جلدوں پر دار السلام نے پہلا ایڈیشن بارہ جلدوں میں شائع کیا اور اس کا حتمی ایڈیشن انیس جلدوں میں دار ابن بشیر پاکستان و مکتبہ بیت السلام لاہور نے طبع کیا ہے۔ پچھلی ہوئی یہ کتاب طباعت کی منزل سے گزر رہی ہے۔ (اب مطبوع ہے) اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان احادیث کے جامع ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی (اب ابو احمد محمد عبد اللہ الا عظمی المعروف بالضیاء) کی اس منفرد نوعیت کی عظیم خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے دنیا اور آخرت میں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور ان کیلئے یہ صدقہ جاریہ ثابت ہو۔ آمین یارب العالمین۔

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ابو حمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی فاضل مدینہ یونیورسٹی کے تاثرات:

اس قسم سے تعلق رکھنے والی ایک کتاب (الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل) بھی ہے۔ اس مختصر تحریر میں اس کتاب کا تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔ مگر اس سے پہلے اس کتاب کے عالی قدر

مؤلف اور ان کے ساتھ اپنے رابطے اور تعلق کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ راقم پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہوا کہ پاکستان کے دینی مدارس میں تکمیل نصاب کے بعد عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی الجامعۃ الاسلامیہ میں داخلے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تعلیم کیلئے راقم نے کلیۃ الحدیث الشریف والدراسات الاسلامیہ کا انتخاب کیا۔ اس کلیہ میں ہر مضمون کے انتہائی قابل اساتذہ تدریس فرماتے تھے۔ ہمارے قابل فخر اساتذہ میں ایک استاد فضیلۃ الشیخ ضیاء الرحمٰن الاعظمی بھی تھے۔ بنیادی طور پر ان کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ اس لیے قدرتی طور پر ہمیں ان سے بہت زیادہ انس تھا۔ اللہ کے فضل سے وہ انتہائی لائق اور فائق شخصیت تھے۔ 1983م، 1403ھ میں تکمیل نصاب کے بعد ہم وطن واپس آگئے۔ اس کے بعد شیخ محترم سے رابطہ نہ ہوسکا۔ بعد میں اطلاع ملی کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں کلیۃ الحدیث کے عمید کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع عطا فرمایا اور اب وہ مسجد نبوی ﷺ میں بھی درس حدیث ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ کریم شیخ محترم کی زندگی میں برکت فرمائے اور ان سے دین کا مزید کام لے۔ آمین

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے جو خود کو خدمت حدیث کے لیے وقف کیا ہوا ہے۔ آپ نے حدیث کا ایک شاندار اور عظیم موسوعہ، مجموعہ تیار دیا ہے۔ اس کا نام "الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل " رکھا گیا ہے۔ اس میں آپ نے تمام کتب احادیث میں سے صحیح احادیث کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ اس میں 67 کتب یعنی مرکزی و بنیادی عناوین، اور 5605 ذیلی ابواب و عناوین مقرر کیے گئے ہیں۔ یہ عالی قدر مجموعہ 19 جلدوں میں 14736 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے پاکستان میں دار ابن بشیر نے مؤلف کی اجازت سے طبع کرایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم اس عظیم ذخیرہ حدیث کو مؤلف اور ناشر کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے اور طالبین حدیث کو اس سے کما حقہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

فضيلة الشيخ عبد الحليم بسم الله (فاضل مدینہ یونیورسٹی):

پہلی طبع کے پیش نظر لکھتے ہیں:

تاریخ اسلام میں یہ وہ پہلی کتاب ہے جس میں رسول ﷺ کی تمام صحیح حدیثوں کو مختلف کتب احادیث جیسے مؤطات، مصنفات، مسانید، جوامع صحاح، سنن، معاجم، مستخرجات، اجزاء اور امالی سے مؤلف نے جمع کیا ہے اور ہر حدیث کی تخریج کے بعد اس کے صحیح اور حسن کا درجہ بھی بیان فرمادیا ہے اور قارئین کی سہولت کیلئے اسے فقہی ابواب پر مرتب فرمایا ہے۔ یہ کتاب سولہ ہزار (16000) صحیح حدیثوں پر مشتمل ہے، جس میں عقائد، احکام، عبادات، معاملات، غزوات، سیرۃ النبی، فضائل و مناقب، آداب، تفسیر القرآن، زہد ورقاق، ادعیہ وأذکار، رقیہ شرعیہ، طب نبوی، تعبیر رؤیا، لباس وزینت، فتن اور علامات قیامت نیز جنت و جہنم سے متعلق حدیثیں شامل ہیں۔

اسلامی شریعت کے دو مآخذ ہیں، ایک کتاب اللہ، اور دوسرا رسول اللہ کی سنت مبارکہ۔ مؤلف محترم سے سفر و حضر میں بار بار سوال کیا جاتا تھا کہ دوسرا ماخذ کہاں ہے اور اس سے استفادے کی کیا شکل ہے۔ لہٰذا مؤلف نے اس عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے پندرہ سال کی طویل مدت میں شب وروز کی انتھک محنت و مشقت کے بعد یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ مؤلف کے خیال کے مطابق طرح دوم میں 99 فیصد صحیح احادیث آجائیں گی۔ سو فیصد کہنا اس لیے درست نہ ہو گا کہ صد فیصد صحیح تو صرف اللہ کی کتاب ہی ہے۔

اس کتاب کی تالیف پر بہت سارے علماء، فضلاء اور اسکالرز نے خوشی کا اظہار کیا اور اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ یہ ایک اہم ضرورت تھی، گو تاخیر سے سہی مگر پوری ہو گئی، اور بعض نے برجستہ اظہار خیال کیا کہ اب ان شاء اللہ اس کتاب کے بعد مسلمانوں کے بہت سارے اختلافات دور ہو جائیں گے۔

مؤلف محترم نے غیر عربی داں حلقوں کیلئے اس کی تلخیص پانچ جلدوں میں تیار کی ہے، جو آئندہ کسی وقت شائع ہو گی، لیکن فی الحال اس تلخیص کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔

فضیلۃ الشیخ حافظ خضر حیات فاضل مدینہ یونیورسٹی لکھتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ کی خدمت افضل ترین عبادات و اعمال میں سے ایک ہے۔ شروع سے لے کر اب تک مختلف انداز سے مسلمان نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ عصر حاضر میں بھی یہ سلسلہ زور و شور سے جاری ہے، کسی بھی مصنف و مؤلف کی بہت بڑی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا نام قرآن و حدیث کے خدمتگاروں میں آجائے۔ شیخ ضیاء الرحمٰن الاعظمی جنہوں نے ایک غیر مسلم خاندان میں آنکھ کھولی، اللہ تعالیٰ نے بعد میں نور اسلام سے منور کر کیا اور مزید یہ کہ شہر رسول ﷺ میں علم و تعلیم کیلئے چن لیا، عرصہ دراز تک عالم اسلام کی مایۂ ناز یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ میں استاذ حدیث کے طور پر مقرر رہے۔ بلکہ کلیۃ الحدیث کے لیے بطور "عمید" یعنی ہیڈ اور ڈین کے طور پر بھی خدمات سر انجام دیں، جبکہ مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث کا سلسلہ تو آج بھی جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ کے علم و فضل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اتنی عظمتوں سے نوازا تو شیخ نے بھی دنیا سے منہ موڑ کر خدمت حدیث کو ہی شب وروز کی مصروفیت بنالیا "الجامع الکامل" کے نام سے عظیم الشان حدیث انسائیکلوپیڈیا مرتب کیا۔ جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ حالانکہ پہلے ایڈیشن میں شیخ نے یہ صراحت کی ہوئی تھی کہ یہ اس کا ابتدائی نسخہ ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں کئی ایک اصلاحات کی جائیں گی۔ عزم و ہمت جواں ہو تو اللہ تعالیٰ راستے کھول ہی دیتا ہے۔ چند ہی سالوں میں اس کا دوسرا ایڈیشن بھی زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔ الحمد للہ (25)

کتاب کے اس نئے ایڈیشن میں خوبیاں:

1. مصنف نے انتھک محنت و کوشش کے بعد یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میں تمام صحیح احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے۔
2. کتاب میں 67 کتب (مرکزی عناوین) 5605 ابواب (ذیلی عناوین) اور 16546 صحیح احادیث ہیں۔ انیس جلدوں پر مشتمل صفحات کی تعداد 14736 ہے۔ جبکہ پہلی طبع 12 جلدوں میں تھی جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نئے ایڈیشنز میں کس قدر اضافہ جات ہوں گے۔
3. ہر باب کے اخیر میں ضعیف روایات کی نشاندہی نیز ہر حدیث کی محدثانہ انداز میں تحقیق کی گئی ہے۔
4. اس ایڈیشن میں ترقیم موجود ہے اور مصنف کے مطابق یہ کتاب کا حتمی و قابل اعتماد ایڈیشن ہے۔
5. جاپانی کریم کاغذ اور مضبوط جلد کا اہتمام کیا گیا ہے۔

جبکہ اصحاب الخیر اس کار خیر میں شریک ہوں تو ناشر اسے اہل علم میں فری تقسیم کرنے کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ ویسے کتاب سے محبت و عشق کی کہانی بھی عجب ہے، فری میں تقسیم کرنی ہو تو علم کے شائقین کے شمارے کے باہر، ہر بندہ ابن تیمیہ لیکن اگر کسی کتاب کو چھپوانے یا نشر کرنے کیلیئے فنڈ کی ضرورت ہو، تو بات کر کے دیکھیں "ہو" کا عالم ہو گا گویا آپ نے ابو جہل کی بستی میں علم کی بات شروع کر دی ہے۔ اس زمانے میں بھی کچھ نہ کچھ لکھا جا رہا، اور چھپ رہا ہے، تو یہ غنیمت سمجھے۔

الجامع الکامل کے امتیازات:

1. احادیث کی جامع تخریج و تحقیق کی گئی جو حدیث بھی لائے ہیں محدثین کے اصولوں کی روشنی میں اس کی تخریج و تحقیق ضرور کی گئی ہے اور کوئی شاذ اصول استعمال نہیں کیا گیا اور ہر حدیث پر صحت کا حکم ضرور لگایا گیا ہے۔
2. جابجا فقہی مسائل، لغوی بحوث، مشکل الحدیث کا بہترین حل کتاب میں ملتا ہے۔
3. ہر مسئلے میں احادیث صحیحہ کے تحت وارد ہونے والی ضعیف احادیث کی بھی نشان دہی کر دی گئی، حقیقت میں یہ انداز بیمار اور کمزور عالم دین کو شفا پہنچانا ہے۔ مخالف کی دلیل کا توڑ کرتا ہے اور غیر ثابت حدیث کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

4. یہ کتاب اس دور میں لکھی گئی جب لوگوں نے حدیث رسول ﷺ پر محنت کرنا چھوڑ دی تھی۔ عامی تو عامی پوری زندگی پڑھنے پڑھانے والے بھی حدیث کی چند ایک محدود کتب کے مطالعہ سے تجاوز نہیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی استاذ محترم حدیث پڑھا رہے ہیں احادیث پر وسعت نظر، تمام کتب حدیث کا دقیق نظر سے مطالعہ، حدیث کے تمام منتشر الفاظ پر نظر اور فنون حدیث پر کڑی نظر خال خال ملتی ہے۔
5. "الجامع الکامل" حدیث کے اساتذہ کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی مثل ہے۔ جو ابواب کسی حدیث کی کتاب کے پڑھائے جا رہے ہوں تو وہی ابواب "الجامع الکامل" سے بھی مطالعہ کیے جائیں تو گویا استاد صاحب نے صرف نصابی کتاب کا ہی مطالعہ نہیں کیا بلکہ اس نے اسی مسئلہ کے متعلق تمام صحیح احادیث کا مطالعہ کر لیا ہے۔ خواہ وہ صحیح بخاری، مسلم میں ہوں، یا کتب سنن میں یا مسانید میں یا معاجم میں یا اجزاء میں یا مصنفات یا غریب الحدیث میں یا کتب رجال یا دیگر کتب میں ہوں۔ والحمد للہ۔
6. یہ کتاب فن حدیث میں ماہر رجال جنم دے گی اور موجودہ دور میں علمائے کرام میں جو علم حدیث میں کمی نظر آ رہی ہے اس کو پورا کرے گی۔(26)

اللہ رب العزت اس کے جامع کی حفاظت فرمائے ان کی زندگی اور مال میں برکت فرمائے اور ان کی اس کتاب کو ان کیلئے ذریعہ نجات بنائے اور ان کی حدیث پر اس عظیم ترین خدمت کے بدلے روز قیامت حدیث کے خادموں میں ان کا شمار فرما کر جنت الفردوس میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین

طبع ثانیہ کے امتیازات:

1. احادیث کی ترقیم اور مشکل عبارات کے اعراب کا اہتمام۔
2. فقہی ابواب کی مناسبت سے بعض ابواب میں تقدیم و تاخیر کا عمل۔
3. بعض موضوعات میں فقہ الحدیث کا اضافہ۔
4. مقدمہ میں بعض جدید حدیثی مباحث کا اضافہ۔
5. بعض احادیث جن پر پہلے ضعف کا حکم لگایا تھا اس سے رجوع۔
6. بعض احادیث جنھیں صحیح قرار دیا تھا ان کی علت قادحہ پر وقوف۔
7. "الجامع الکامل" میں مزید صحیح احادیث کا اضافہ۔
8. طبع ثانی مصنف کے ہاں معتبر نسخہ ہے۔(27)

"الجامع الکامل" حدیث رسول ﷺ کا جامع اور صحیح ترین مجموعہ ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ عمدہ کاوش ہے۔ جس پر وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ ہم اس مبارک عمل کی تکمیل پر انھیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1. ہندو سے محدث مدینہ بننے کا سفر، دار ابن بشیر للبحث والتحقیق، ص:90۔
2. اسلام کا بیٹا، ضیاء الرحمٰن اعظمی۔
3. ہندو سے محدث مدینہ بننے کا سفر، دار ابن بشیر للبحث والتحقیق، ص:22۔
4. ایضاً، ص:24۔
5. ایضاً، ص:162۔
6. ایضاً، ص:16۔
7. ایضاً، ص:161۔
8. ایضاً، ص:26۔
9. ایضاً، ص:27۔
10. ہندو سے محدث مدینہ بننے کا سفر، دار ابن بشیر للبحث والتحقیق، ص:98۔
11. اردو ڈائجسٹ، بھارت، جنوری 1978ء۔
12. القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 19۔
13. القرآن، سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 41۔
14. ہندو سے محدث مدینہ بننے کا سفر، دار ابن بشیر للبحث والتحقیق، ص:103۔
15. ایضاً، ص:105۔
16. ایضاً، ص:106۔
17. ایضاً، ص:107۔
18. اردو ڈائجسٹ، بھارت، جنوری 1978ء۔
19. ایضاً
20. ایضاً
21. ہندو سے محدث مدینہ بننے کا سفر، دار ابن بشیر للبحث والتحقیق، ص:108۔
22. محدث مدینہ، ص:42۔
23. القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر 3۔
24. محدث مدینہ، ص:70۔
25. ایضاً، ص:69 تا 77۔
26. ایضاً، ص:71۔
27. ایضاً، ص:89۔